S_1996_5_705_710

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

گورشرام سنگھ

بنام-

اسٹیٹ آف پنجاب

10 ستمبر 1996

ایم۔کے۔مکھرجی اور ایس۔پی۔کردوکر، جسٹسز

انڈین پینل کوڈ، 1860: دفعہ 387، 390 اور 392-ملزم نے مظلوم کو موت کے خوف میں ڈال کر رقم کی بھتہ خوری کا ارتکاب کیا-ٹرائل عدالت نے ملزم کو دفعہ 387 اور 392 دونوں کے تحت مجرم قرار دیا-اپیل پر فیصلہ دیا گیا کہ کسی شخص کو دونوں جرائم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا، مؤخر الذکر سابق مجرم سے سخت صورت میں ہونے کی وجہ سے اس شخص کو تب اور وہاں رقم فراہم کرنے پر آمادہ کرنا چاہیے تھا بصورت دیگر بھتہ خوری ثابت نہیں ہوئی-دفعہ 387 کے تحت سزا کو برقرار رکھا گیا اور دفعہ 392 کے تحت سزا کو کالعدم قرار دیا گیا۔

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987: دفعہ 3-سزا اور سزا برقرار رکھی گئی۔

اپیل کنندہ پر دفعہ 387 اور دفعہ 392 آئی پی سی کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔اپیل کنندہ پہلے مظلوم کا پڑوسی تھا۔اس نے مظلوم کو خط لکھا کہ وہ دہشت گردانہ سرگرمیوں کی مالی اعانت کے لیے 2 لاکھ روپے ادا کرے ورنہ اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔دریں اثنا، اپیل کنندہ کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو گیا۔بعد میں، متاثرہ شخص رقم پر گفت وشنید کرنے کے لیے اپیل کنندہ سے ملا اور اسے اپیل کنندہ کے ساتھ ایک ریوالور والے شخص نے موت کے خوف میں ڈال دیا اور رقم ادا کرنے کو کہا۔آخر کار ایک سودے بازی ہوئی اور مانگی گئی رقم کو کم کر کے 70,000 روپے کر دیا گیا۔تاہم، مظلوم شخص نے صرف 50,000 روپے ادا کیے۔

اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔اپیل کنندہ کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے تعاقب میں، اس کے احاطے سے کرنسی نوٹوں کے دو بنڈل برآمد ہوئے۔اس کے بعد،

اسے مجرم قرار دیا گیا اور نہ صرف بھتہ خوری بلکہ ڈکیتی کے جرم میں بھی سزا سنائی گئی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا تھا کہ اسے اس معاملے میں جھوٹا پھنسایا گیا تھا، کیونکہ اس نے پہلے مظلوم اور اس کی بیوی کے درمیان لڑائی میں مداخلت کی تھی۔ اپنے مذکورہ بالا دفاع کی حمایت میں اپیل کنندہ نے ڈی ڈبلیو 1 کی جانچ پڑتال کی۔

جزوی طور پر اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، اس عدالت نے کہا:

منعقد: 1. استغاثہ کا مقدمہ اپیل کنندہ سے کرنسی نوٹوں کی بازیابی کی بنیاد پر حتمی طور پر ثابت نہیں ہو سکتا، لیکن اپیل کنندہ کا انکشاف بیان اور اس کے مطابق بازیابی متاثرہ کی گواہی کی کافی حد تک تصدیق کرتی ہے۔ (709-ڈی)

2. ڈی ڈبلیو 1 کے ثبوت کے حوالے سے، اپیل کنندہ کے لیے مظلوم اور اس کی بیوی کو اپنے گھر میں لڑتے ہوئے دیکھنے کا کوئی موقع نہیں تھا کیونکہ اپیل کنندہ نے مادی وقت پر اپنی رہائش گاہ کو ان کے محلے سے منتقل کر دیا تھا اور اس کے نتیجے میں اس میں اس کی مداخلت کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے ڈی ڈبلیو 1 کی طرف سے دیا گیا دفاعی ورژن غلط ہے۔ (709-ای-ایف)

3.1 نامزد عدالت کو دفعہ 387 اور دفعہ 392 دونوں کے تحت جرائم کی اپیل کو مجرم قرار دینے میں جائز نہیں ٹھہرایا گیا کیونکہ مؤخر الذکر سابقہ کی ایک بگڑتی ہوئی صورت ہے۔ (709-جی)

3.2. فوری معاملے میں، مظلوم شخص کو اسی دن رقم ادا کرنے پر آمادہ نہیں کیا گیا جس دن اسے فوری موت کا خوف تھا لیکن کچھ دن بعد۔ لہذا یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے آئی پی سی کی دفعہ 390 کے معنی میں ڈکیتی کا ارتکاب کیا ہے، اس جرم کے اجزاء میں سے ایک یہ ہے کہ مجرم "اس شخص کو اس طرح خوفزدہ کرتا ہے کہ وہ بھتہ خوری کی چیز کو فراہم کرے۔" ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے آئی پی سی کی دفعہ 392 کے تحت اپیل کنندہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ آئی پی سی کی دفعہ 387 اور ٹی اے ڈی اے کی دفعہ 3 کے تحت سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔ (709-ایچ؛ 710-اے-بی)

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1993 کی فوجداری اپیل نمبر 519۔"!

1991 کے سیشن کیس نمبر 193 میں ایڈیشنل جج نامزد عدالت، امرتسر کے مورخہ 12.6.93 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر۔ ایس۔ سودھی۔

آر۔ ایس۔ سوری کے لیے آر۔ ایس۔ یداوی، جواب دہندہ کے لیے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایم۔ کے۔ مکھرجی، جسٹس: 12 جون 1993 کے اپنے فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے ایڈیشنل جج، نامزد عدالت، امرتسر نے اپیل کنندہ کو دفعہ 387 اور 392 آئی پی سی اور دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر "ٹاڈا") کی دفعہ 3 کے تحت مجرم قرار دیا اور سزا سنائی۔ اس سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے ٹاڈا کی دفعہ 19 کے تحت اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ درج ذیل ہے:

2(a) نرمل سنگھ چاندی کے زیورات کا کاروبار کرتا ہے اور اپنی بیوی کلدیپ کور کے ساتھ گلی نمبر 1، تیج نگر، امرتسر میں رہتا ہے۔ پہلے اپیل کنندہ اسی محلے کا رہائشی تھا اور نرمل سنگھ کو جانتا تھا۔ جون 1990 میں یا اس کے آس پاس نرمل سنگھ کو اپیل کنندہ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جس میں دہشت گردوں کے لیے ہتھیاروں کی خریداری کے لیے 2 لاکھ روپے کا مطالبہ کیا گیا تھا اور دھمکی دی گئی تھی کہ اگر رقم ادا نہیں کی گئی تو اسے (نرمل سنگھ) کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ نرمل سنگھ نے اس مطالبے پر اپنی بیوی سے بات کی اور اپیل کنندہ کے پاس گیا جو اس وقت تک گلی باغولی منتقل ہو چکا تھا اور گندم کی چکن کا ڈپو چلا رہا تھا۔ اپیل کنندہ نے اس سے خط چھین لیا اور کہا کہ وہ اس گروپ کے ان ارکان سے ملاقات کرے گا جن کے کہنے پر اس نے یہ خط لکھا تھا۔ کچھ دنوں بعد اپیل کنندہ گھر یا نرمل سنگھ کے پاس آیا اور اسے اپنے ساتھ جانے کو کہا تاکہ اس کے خط کے لحاظ سے ادا کی جانے والی رقم کا تصفیہ کیا جا سکے۔ اپیل گزار کے ساتھ جب نرمل سنگھ سابق کے ڈپو میں گیا تو اسے وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ملا جس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اس شخص نے نرمل سنگھ سے موت کے خوف میں ڈالنے کے بعد پوچھا کہ کیا وہ مانگی گئی رقم ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔ مانگی گئی رقم ادا کرنے میں ناکامی کا اظہار کرنے پر، ایک سودا طے پایا جس کے تحت نرمل سنگھ کو تین دن کے اندر اپیل گزار کو 70,000 روپے ادا کرنے تھے۔ تاہم مقررہ وقت کے اندر نرمل سنگھ صرف 50,000 روپے جمع کر سکے۔ اور اس کے مطابق پولی تھین بیگ میں لپٹے ہوئے نوٹ اور منوہر سنگھ کے ساتھ، نرمل سنگھ اپیل کنندہ کے ڈپو میں گیا اور اسے اس کے حوالے کر دیا اور دو ماہ کے اندر 20,000 روپے کی بقایا رقم ادا کرنے کا عہد کیا۔ اپیل کنندہ نے اسے بتایا کہ اگر اس نے پولیس کو اس معاملے کی اطلاع دی تو اسے مار دیا جائے گا۔ اگرچہ اس طرح کی دھمکی کی وجہ سے نرمل سنگھ نے بھتہ خوری کے بارے میں پولیس میں کوئی شکایت درج نہیں کی، امرتسر کے انسپکٹر آف پولیس (آپریشن) گرمیت چند کو یہ اطلاع یکم اگست 1990 کو ملی اور اس بنیاد پر اپیل کنندہ اور بلوندر سنگھ کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

(b) مقدمہ درج کرنے کے بعد گرمیت چند نے تفتیش شروع کی اور 2 اگست 1990 کو اپیل کنندہ کے گھر پر چھاپہ مارا اور اسے گرفتار کرلیا۔ پوچھ گچھ پر اس نے بیان دیا کہ اس نے اپنے ڈپو میں گندم کی چکن کے بنڈلوں کے نیچے 20,000 روپے کے کرنسی نوٹ چھپائے ہوئے رکھے تھے اور اس کے مطابق کرنسی نوٹوں کے دو بنڈل، جن میں سے ہر ایک میں 10,000 روپے تھے، برآمد ہوئے۔ گرمیت چند نے کرنسی نوٹوں کے ان بنڈلوں کو منوہر سنگھ (پی ڈبلیو 2) کی موجودگی میں ضبط کرلیا، جو پولیس پارٹی کے ساتھ تھے۔ تفتیش مکمل ہونے پر اس نے اپیل کنندہ کے خلاف چارج شیٹ جمع کرائی۔

3. اپنا مقدمہ ثابت کرنے کے لیے استغاثہ نے پانچ گواہوں سے پوچھ گچھ کی، یعنی کلدیپ کور (پی ڈبلیو 1)، منوہر سنگھ (پی ڈبلیو 2)، نرمل سنگھ (پی ڈبلیو 3)، انسپکٹر گرمیت چند (پی ڈبلیو 4) اور انسپکٹر رتن لال (پی ڈبلیو 5)۔ ان میں سے نرمل سنگھ کی بیوی پی ڈبلیو 1 نے استغاثہ کے مقدمے اور منوہر سنگھ (پی ڈبلیو 2) کی مکمل حمایت نہیں کی، جس کے لیے ان دونوں کو معاندانہ قرار دیا گیا۔

4. اپیل کنندہ، جس نے پہلے اپنے خلاف لگائے گئے الزامات میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی تھی اور مقدمہ چلانے کا دعوی کیا تھا، نے دفعہ Cr.P.C313 کے تحت اپنے معائنے میں کہا کہ نرمل سنگھ ایک عادی شرابی تھا اور اکثر اپنی بیوی کو مارتا تھا۔ اپنی گرفتاری سے کچھ دن پہلے نرمل سنگھ نے شراب کے نشے میں اپنی بیوی کو مارا پیٹا تھا اور اس نے (اپیل کنندہ) اسے بچانے کے لیے مداخلت کی تھی۔ اس معاملے پر اس کا نرمل سنگھ اور اس کے والد سے جھگڑا ہوا جس کے دوران ان کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ ان کے خاندانی معاملات میں اس کی اس طرح کی مداخلت سے ناراض نرمل سنگھ اور اس کے والد نے ایک ریٹائرڈ پولیس افسر کی مدد سے اس کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کرایا۔ اپنے مذکورہ بالا دفاع کی حمایت میں اپیل کنندہ نے سریندر سنگھ (ڈی ڈبلیو 1) سے پوچھ گچھ کی۔

5. متنازعہ فیصلے پر غور کرنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ٹرائل جج نے ریکارڈ پر موجود اس پورے ثبوت پر تبادلہ خیال کیا ہے اور دفاع کو ترجیح دیتے ہوئے استغاثہ کے مقدمے کو قبول کرنے کی تفصیلی وجوہات بیان کی ہیں۔

6. ہم نے تفصیل سے فریقین کی طرف پیش ہونے والے فاضل وکیل کو سنا اور ریکارڈ پر موجود تمام شواہد کا جائزہ لیا ہے۔ نرمل سنگھ کے شواہد سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے استغاثہ کے مقدمے کو دوبارہ پیش کیا جس کی تفصیل پہلے دی گئی تھی اور اگرچہ اس سے تفصیل سے جرح کی گئی تھی، لیکن دفاع کسی بھی طرح سے اسے بدنام کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ اگرچہ کلدیپ کور (پی ڈبلیو 1) مخالف ہوگئی، لیکن اس نے جزوی

طور پر استغاثہ کے مقدمے کی حمایت کی اور اپنے شوہر کے ثبوت کی تصدیق کی جب اس نے کہا کہ اس نے اپنے شوہر کو پریشان پایا ہے اور جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو اس نے انکشاف کیا کہ اسے اس سے پیسے کا مطالبہ کرنے والا خط موصول ہوا ہے۔ تاہم اس نے یہ نہیں بتایا کہ اس کے شوہر نے مطالبہ کرنے والے شخص کا نام بتایا تھا لیکن بعد میں اس نے گواہی دی کہ گرشرن سنگھ (اپیل کنندہ) ان کے گھر آیا تھا اور اس کے شوہر نے اپیل کنندہ سے بات کی تھی۔ استغاثہ کی طرف سے جرح کیے جانے پر اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ اس کے شوہر نے اسے بتایا تھا کہ اس نے اپیل گزار کو تاوان ادا کیا تھا۔

7. 20, 000 روپے کی مبینہ وصولی کو ثابت کرنے کے لیے، اپیل کنندہ کو اس کے ڈپو سے ادا کی گئی 50,000 روپے کی رقم میں سے استغاثہ نے پولیس کے دو انسپکٹرز کے شواہد پر انحصار کیا کیونکہ منوہر سنگھ، جو ریکوری میمو پر دستخط کنندہ تھا، منہ موڑ گیا۔ مذکورہ بالا دو گواہوں کی زبانی شہادتوں کے ساتھ ہم عصر دستاویزات جو انہوں نے اپیل کنندہ کے افشاء بیان کے حوالے سے تیار کی تھیں (Ext.PD) اور کرنسی نوٹوں کی بازیابی (Ext.PE) اس کے مطابق استغاثہ کے مقدمے کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور ہمیں ان کے شواہد پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔ یقیناً یہ سچ ہے کہ ان کرنسی نوٹوں پر کسی بھی شناخت کے نشانات کی عدم موجودگی میں انہیں ان نوٹوں سے جوڑنے کے لیے جو نرمل سنگھ نے اپیل کنندہ کو حوالے کیے تھے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ استغاثہ کا مقدمہ حتمی طور پر صرف مذکورہ بالا وصولی کی بنیاد پر ثابت ہوتا ہے، لیکن اپیل کنندہ کا انکشاف بیان اور اس کے مطابق وصولی نرمل سنگھ کی گواہی کی کافی حد تک تصدیق کرتی ہے۔

8. اب دفاعی کیس اور اس کی حمایت میں سریندر سنگھ کے شواہد پر آتے ہوئے، ہمیں کلدیپ کور کے غیر متزلزل شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مادی وقت پر اپیل کنندہ نے اپنی رہائش گاہ کو اپنے محلے سے منتقل کر دیا تھا اور ریکارڈ پر موجود دیگر شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اس وقت گلی باغولی کا رہائشی تھا۔ لہذا، اپیل کنندہ کے لیے نرمل سنگھ اور اس کی بیوی کو اپنے گھر میں لڑتے ہوئے دیکھنے کا کوئی موقع نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں اس میں اس کی مداخلت کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ ڈی ڈبلیو 1 کی طرف سے دی گئی دفاعی کہانی غلط ہے۔

9. مذکورہ بحث کے لیے ہماری رائے ہے کہ ٹرائل جج نے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں مکمل طور پر جواز پیش کیا کہ استغاثہ اپنا مقدمہ ثابت کرنے میں کامیاب رہا۔ تاہم ٹرائل جج اپیل کنندہ کو دفعہ 387 اور دفعہ 392 آئی پی سی دونوں کے تحت سزا سنانے میں جائز نہیں تھا، کیونکہ دفعہ 390 آئی پی سی میں کہا گیا ہے کہ تمام ڈکیتیوں میں یا تو چوری یا بھتہ خوری ہوتی ہے؛ اور اس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کو بھتہ خوری اور

ڈکیتی دونوں کے لیے سزا نہیں دی جا سکتی، جو کہ سابقہ سے خاص طور پر بڑھ کر ہے۔ جیسا کہ فوری معاملے میں، نرمل سنگھ کو اس دن رقم ادا کرنے پر آمادہ نہیں کیا گیا تھا جس دن اسے فوری موت کے خوف میں ڈالا گیا تھا لیکن کچھ دن بعد، اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے آئی پی سی کی دفعہ **390** کے معنی میں 'ڈکیتی' کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ اس جرم کے اجزاء میں سے ایک یہ ہے کہ مجرم "اس شخص کو مجبور کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اور وہاں (زور دیا جاتا ہے) بھتہ خوری کی چیز کو پہنچانے کے لیے"۔ نتیجتاً ڈکیتی کے ارتکاب کے لیے آئی پی سی کی دفعہ **392** کے تحت اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

10. مذکورہ بحث کے لیے، ہم آئی پی سی کی دفعہ **387** اور دفعہ **3** آف ٹاڈا کے تحت اپیل کنندہ کی سزا اور سزا کو برقرار رکھتے ہیں۔ لیکن آئی پی سی کی دفعہ **392** کے تحت اس کی سزا اور سزا کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس طرح اپیل کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

ایس۔ ایس۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24